ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے پانچواں مدنی کام

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# چوک درس

## دُرود شریف کی فضیلت

دَعْوَتِ اِسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه کی مَطْبُوعَہ 660 صَفحات پر مُشْتَمِل کِتاب گُلْدَستۂ دُرُود و سلام صَفْحَہ 317 پر ہے: قِیامَت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں مِیزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ایک پرچہ اپنے پاس سے نِکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وَزنی ہو جائے گا۔ وہ عَرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! آپ کون ہیں؟ حُضُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: میں تیرا نبی محمد (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُودِ پاک ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔[1]

وہ پَرچہ جس میں لکھا تھا دُرُود اس نے کبھی
یہ اُس سے نیکیاں اِس کی بڑھانے آئے ہیں[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## کوہِ صفا پر پہلی نیکی کی دعوت

اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اسلام کی

[1] ........ موسوعہ ابن ابی دنیا، کتاب حسن الظن باللّٰه، ۱/ ۹۲، حدیث: ۷۹ مفهومًا و ملتقطًا

[2] ........ سامانِ بخشش، ص ۹۴

دَعْوَت کو عام کرنے کا حکْم اِرشَاد ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلے کچھ عرصہ تک تو خُفیہ طور پر نیکی کی دَعْوَت عام کرتے رہے اور جب مسلمانوں کی ایک جَماعَت تیّار ہو گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ سلسلہ مزید آگے بڑھانے کا حکْم ملا، چُنانْچِہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن کوہِ صَفا کی چوٹی پر چڑھ کر **یَامَعْشَرَ قُرَیْش!** کہہ کر قبیلۂ قُریْش کو پُکارا۔ جب سب لوگ جَمْع ہو گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے میری قوم! اگر میں تم سے یہ کہہ دُوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر چُھپا ہوا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم لوگ میری بات کا یقین کر لو گے؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہاں! ہاں! ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات کا یقین کر لیں گے کیونکہ ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمیشہ **صادِق اور اَمین** ہی پایا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ٹھیک ہے تو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ میں تم لوگوں کو عذابِ اِلٰہی سے ڈرا رہا ہوں، اگر تم اِیمان نہ لاؤ گے تو تم پر عَذابِ اِلٰہی نازِل ہو گا۔ یہ سُن کر تمام قُریْش سَخْت ناراض ہوئے اور مزید کچھ کہے سُنے بغیر سب کے سب چلے گئے۔[1]

چڑھا کوہِ صَفا پر ایک دن اسلام کا ہادی ... نظر کے سامنے تھی پستیِ انساں کی آبادی
صدا دی اے قریشی عورتو مردو ادھر آؤ! ... یہ اپنے کام دھندے آج تہ کر دو ادھر آؤ!
مثالِ رعد ہادی کی صدا گونجی ہواؤں میں ... زمیں سے آسماں تک غلغلہ اٹھا فضاؤں میں
یہ کڑکا سُن کے خلقت گھر سے نکلی اس طرف آئی ... بڑھی اَنبوہ در اَنبوہ، دوڑی صف بصف آئی
اکٹھے ہو گئے آ کر جوان و پیر و مَرد و زَن ... بنی آدم کا جنگل بن گیا یہ کوہ کا دامن
خطاب ان سے پیغمبر نے کیا اللّٰہ کے بندو! ... خلیلُ اللّٰہ کے پوتو! ذبیحُ اللّٰہ کے فرزندو!
کھڑا ہوں میں تمہارے سامنے ایسی بلندی پر ... وہ جانب مجھ پر روشن ہے جہاں اچھا بُرا منظر

[1] ......بخاری، کتاب التفسیر، باب ولا تخزنی یوم یبعثون، ص۱۲۱۱، حدیث: ۴۷۷۰ ملتقطاً

اگر میں تم سے یہ کہہ دوں کہ اس کہسار کے پیچھے پہاڑوں کی بلند اور آہنی دیوار کے پیچھے
چھپی ہے رہزنوں کی فوج تم پر وار کرنے کو گھروں کے لُوٹنے کو شہر کے مِسْمار کرنے کو
یہ کہہ دوں اگر میں تم سے تو کیا تم مان جاؤ گے یقیں آ جائے گا مجھ پہ کوئی شک نہ لاؤ گے ؟
کہا لوگوں نے ہاں سچا ہے تُو یہ جانتے ہیں سب تُو بچپن سے صادق ہے امیں ہے مانتے ہیں سب
بھلا اس قول پر کیسے یقیں ہم کو نہ آئے گا بِلا چُون و چرا مانیں گے کوئی شک نہ لائے گا
یہ سُن کر پھر بلند آواز سے سچا نبی بولا اسی انداز سے قرآنِ ناطق نے دہن کھولا
کہ اے لوگو میرا کہنا نہایت غور سے سُن لو میں کہتا ہوں کہ باز آ جاؤ ظلم و جور سے سُن لو
بہائم[1] کی صفت چھوڑو ذرا انسان بن جاؤ بُرے اعمال سے توبہ کرو شرماؤ شرماؤ
فواحش اور زناکاری مٹا دو نیک ہو جاؤ خدا کو ایک مانو اور تم بھی ایک ہو جاؤ
یغوث و لات و عزّیٰ کچھ نہیں بے جان پتھر ہیں جنہیں تم پوجتے ہو وہ تو خود تم سے کمتر ہیں
ہے خالق وہی سچا خدا معبود ہے سب کا وہی مطلوب ہے سب کا وہی مسجود ہے سب کا
بُتوں کی بندگی کے دام سے آزاد ہو جاؤ خدا کے دامَنِ توحید میں آباد ہو جاؤ
پھنسا رکھا ہے شیطان نے تمہیں باطل کے پھندے میں نہ رکھا فرق تم نے کچھ خدا میں اور بندے میں
تمہارے واسطے میں دولتِ اسلام لایا ہوں جو ابراہیم لائے تھے وہی پیغام لایا ہوں
خدائے قادر و قہّار پر ایمان لے آؤ جہاں کے مالک و مختار پر ایمان لے آؤ
جہالت چھوڑ دو قرآن پر ایمان لے آؤ بُتوں کو توڑ دو رحمٰن پر ایمان لے آؤ
اگر ایمان لے آئے تو بچ جاؤ گے اے لوگو! فلاحِ دنیوی و اُخروی پاؤ گے اے لوگو!
نہ مانو گے تو بربادی کا بادل چھانے والا ہے
بُرا وقت آنے والا ہے، بُرا وقت آنے والا ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ......... چوپائے، مویشی، حیوان (فیروز اللغات جامع، ص۲۳۸)
[2] ......... شاہنامہ اسلام مکمل، ص ۱۱۰

## پہلا علی الاعلان درس

**میٹھے میٹھے اِسلَامی بھائیو!** نیکی کی دَعْوَت پر مَبْنِی یہ وہ پہلا دَرْس تھا جس نے کُفْر و شِرک کے مَحَل میں زلزلہ برپا کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے باوُجُود ہزاروں مَصَائِب و مُشکِلَات کے وہ تمام لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے لگے، جنہیں کُفرِسْتَان کے اس مَحَل کا مَضْبُوط سُتُون سمجھا جاتا تھا۔ یوں ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ کُفْر کی اس عِمارَت کے در و دیوار میں کلمۂ توحید و رِسَالَت کی بُلَند ہونے والی صَداؤں کی وجہ سے پیدا ہونے والی دَراڑوں کی روک تھام کے لیے قُریْشی سردار ہر مُمکِن کوششیں کرنے لگے، یہی وجہ تھی کہ اگر ان کے کان کہیں کلمۂ حَق کی صَدا سُن لیتے تو یہ آواز انہیں گویا تلوار کے زخموں سے بھی زیادہ تکلیف دِہ محْسُوس ہوتی اور وہ اس آواز کو دبانے کے لیے ٹُوٹ پڑتے اور ظلم و سِتَم کی نئی نئی داستانیں رقم کرتے۔ ان کے ظلم و جبر کو کسی نے کچھ یوں بیان کیا ہے:

خدا واحِد ہے، گویا سمجھ میں آ بھی سکتا تھا ۔۔۔ جسے دیکھو اسی کے منہ میں سَف[1] تھی کفر بکتا تھا
ہُوا وہ شور و شر برپا، قیامت آ گئی گویا ۔۔۔ بُتوں اور دیوتاؤں کی مذمت جرم تھی گویا
انہیں تو حق سے نفرت تھی یہ باتیں کس طرح سنتے
کھٹکنے لگ گئے کانٹے جنہیں، وہ پھول کیا چنتے[2]

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

[1] ........ جھاگ، پھین (جو کسی انسان یا کسی اور جاندار کے منہ سے جوش، جذبے یا غصّے کے موقع پر نکلے)۔

(آن لائن اردو لغت، اردو دائرہ معارف العلوم)

[2] ........ شاہنامہ اسلام مکمل، ص ۱۱۲

## کروں تیرے نام پہ جاں فدا

اِبتِدائے اِسْلَام میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ اپنے اِسلام کو حَتَّی الْوَسْع (جہاں تک مُمکِن ہوتا) مَخْفِی (یعنی چُھپا) رکھتا کہ حُضُورِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے بھی یہی حکم تھا تاکہ کافِروں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف اور نُقْصان سے مَحْفُوظ رہیں۔ جب مسلمان مَردوں کی تعداد 38 ہوگئی تو حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے بارگاہِ رَسُولِ اَنْوَر میں عَرض کی: **یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب عَلَی الاعلان تبلیغِ اِسْلَام کی اِجازَت عِنایت فرمادیجئے۔ شَفِیْعِ روزِ شُمار، اُمّت کے غم خوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَوّلاً اِنکار فرمایا، مگر پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کے اِصْرار پر اِجازَت عِنَایَت فرما دی۔ چُنانچہ جب سب مسلمان مَسْجِدِ حَرام کے گِرد موجود اپنے اپنے قبیلوں میں بیٹھ گئے تو خطیبِ اَوّل حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے خُطبے کا آغاز کیا، خطبہ شروع ہوتے ہی کُفّار و مُشرکین چاروں طرف سے مسلمانوں پر ٹُوٹ پڑے۔ مکۂ مکرمہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کی عَظَمت و شَرافت مُسَلَّم تھی، اِس کے باوُجود کُفّارِ بد اَطوار نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ پر بھی اِس قدر خُونی وار کئے کہ چہرۂ مُبارَک لَہولُہان ہوگیا یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ بے ہوش ہوگئے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کے قبیلے والوں کو خَبَر ہوئی تو وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کو وہاں سے اُٹھالائے، انہیں گُمان تھا کہ اب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ زندہ نہ بچ سکیں گے۔ بہرحال شام کو جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کو اِفاقہ ہوا اور ہوش میں آئے تو سب سے پہلے یہ اَلفاظ زبانِ صداقت نِشان پر جاری ہوئے: مَحْبُوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کیا حال ہے؟ لوگوں کی طرف سے اِس پر بہُت مَلامت ہوئی کہ اُن کا ساتھ دینے

کی وجہ سے ہی تو یہ مصیبت آئی پھر بھی اُنہی کا نام لے رہے ہو۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کی والدۂ ماجِدہ اُمُّ الْخَیر کھانا لے آئیں، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کی ایک ہی صدا تھی کہ شاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کیا حال ہے؟ والدۂ محترمہ نے لاعلمی کا اِظہار کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے فرمایا: اُمِّ جمیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہا (حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کی بہن) سے دَرْیافْت کیجئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کی والِدۂ ماجِدہ، اپنے لَخْتِ جِگَر کی اِس مظلومانہ حالت میں کی گئی بے تابانہ درخواست پوری کرنے کے لئے حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ جمیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہا کے پاس گئیں اور سرورِ مَعْصُوم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال مَعْلُوم کیا۔ وہ بھی نامُساعِد (یعنی ناساز گار) حالات کے سَبَب اُس وَقْت اپنا اِسلام چھُپائے ہوئے تھیں اور چُونکہ اُمُّ الْخَیر ابھی تک مسلمان نہ ہوئی تھیں لہٰذا اَنْجان بنتے ہوئے فرمانے لگیں: میں کیا جانوں کون محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور کون ابو بکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ)۔ ہاں آپ کے بیٹے کی حالت سُن کر رَنج ہوا، اگر آپ کہیں تو میں چل کر اُن کی حالت دیکھ لوں۔ اُمُّ الْخَیر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہا کو اپنے گھر لے آئیں۔ انہوں نے جب حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کی حالتِ زار دیکھی تو تَحَمُّل (یعنی برداشت) نہ کر سکیں اور رونا شروع کر دیا۔

حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے پوچھا: میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خیر خَبَر دیجئے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ جمیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہا نے والِدۂ صاحِبہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے توجُّہ دِلائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے فرمایا کہ اِن سے خوف نہ کیجئے، تب اُنہوں نے عَرْض کی: نبیِّ رَحْمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِنَایت سے

بخیر و عافِیَّت ہیں اور دارِ اَرقم یعنی حضرتِ سیّدُنا اَرقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ کے گھر تشریف فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ نے فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اُس وَقْت تک کوئی چیز کھاؤں گا نہ پیوں گا، جب تک شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، سراپا خیر وبَرَکت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی سَعادت حاصِل نہ کرلوں۔ چنانچِہ والِدۂ ماجِدہ رات کے آخِری حصّے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ کو لے کر حُضُور تاجدارِ رِسالَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ بابَرَکت میں دارِ اَرقم حاضِر ہوئیں۔

عاشِقِ اَکبر حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لِپَٹ کر رونے لگے، آقائے غم گُسار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور وہاں موجود دیگر مسلمانوں پر بھی گِریہ (یعنی رونا) طاری ہو گیا کہ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ کی حالَتِ زار دیکھی نہ جاتی تھی۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ نے مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہِدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: یہ میری والِدۂ ماجِدہ ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن کیلئے ہِدایَت کی دُعا کیجئے اور انہیں دَعْوَتِ اِسلام دیجئے۔ شاہِ خیرُ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اِسلام کی دَعْوَت دی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ اُسی وَقْت مسلمان ہو گئیں۔ [1]

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ........البدایۃ والنہایۃ، باب کیف بدا الوحی، فصل اول من اسلم... الخ، ۲/۳۴ ملتقطاً

[2] ........ حدائقِ بخشش، ص ۱۰۹

## اظہارِ اسلام پر تشدّد کا سامنا

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** عاشِقِ اکبر حضرت سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عنہ کے عِلاوہ دیگر کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُتَعَلِّق بھی مروی ہے کہ انہوں نے مَجْمَعِ عام میں اِظْہارِ حَق کی بنا پر مصیبتوں کا سامنا کیا، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا اَبُو جَمْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہُمَا نے ہمیں حضرت سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کے اِسْلَام کے ظاہِر ہونے کے مُتَعَلِّق بتایا کہ انہوں نے بارگاہِ رِسَالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضِر ہو کر عرض کی: **یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو چاہیں حُکْم اِرشَاد فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: جب تک تمہیں اِسْلَام کے غالِب آجانے کی اِطّلَاع نہ ملے اپنے گھر والوں کے پاس رہو۔ انہوں نے عَرض کی: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اپنے قبولِ اِسْلَام کا اِعْلَان و اِظْہار کئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ چُنَانْچِہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ مَسْجِد (حرام) کی طرف چل پڑے (جہاں کُفارِ مکہ اپنے اپنے قبیلوں کی ٹولیاں بنا کر بیٹھا کرتے تھے) اور بُلَند آواز سے یہ اِعْلَان کرنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسکے رسول ہیں۔ مشرکین یہ سُن کر کہنے لگے کہ یہ اپنے دِین سے پھر گیا ہے۔ پھر مشرکین چاروں طرف سے ان پر ٹُوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ گر گئے۔ حضرت سیِّدُنا عبّاس بن عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ وہاں سے گزرے تو فرمایا: اے گروہِ قُرَیْش! تم تاجِر ہو اور تمہارا گزر قبیلۂ بَنُو غِفَار کے پاس سے ہوتا ہے، کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا راستہ بند کر دیا جائے؟ حضرت سیِّدُنا عبّاس بن عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کے

کہنے پر کُفّار انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ دوسرے دن حضرت سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے پھر اسی طرح اِعْلَان کر دیا، جس کے نتیجے میں کُفّار پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ پر ٹُوٹ پڑے اور مارنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا عَبّاس بن عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کا پھر وہاں سے گزر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے انہیں چُھڑا لیا۔ [1]

## راہِ خُدا میں مُشکِلات پر صَبْر

میٹھے میٹھے اِسْلَامی بھائیو! دِیْنِ اِسْلَام کی اِشاعت و تَرویج کے لئے کس قَدْر مَصائب وآلام بَرْداشت کئے گئے، اِسْلَام کے عظیم مُبَلِّغین نے تَن مَن دَھن سب راہِ خُدا میں قُربان کر دیا! آج بھی مَدَنی قافلے میں سَفر پر جاتے، اِنفرادی کوشِش فرماتے، سُنّتیں سیکھتے سکھاتے یا سُنّتوں پر عَمَل کرتے کراتے ہوئے، اگر مشکلات کا سامنا ہو تو ہمیں عاشِقِ اکبر سیِّدُنا صدِّیقِ اَکبر اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حالات و واقعات کو پیشِ نَظر رکھ کر اپنے لئے تسلّی کا سامان مُہیّا کر کے مَدَنی کام مزید تیز تر کر دینا چاہیے اور دِین کیلئے تَن مَن دَھن نِثار (قُربان) کر دینے کا جذبہ اپنے اندر اُجاگر کرنا چاہئے جیسا کہ ہمارے بُزُرگانِ دِیْن رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین اِسْتِقامَت کے ساتھ دِیْنِ اِسلام کی خِدْمَت سَر اَنجام دیتے رہے۔

## چند لوگوں کو جمع کر کے دعوت دینا کیسا؟

میٹھے میٹھے اِسْلَامی بھائیو! اِبتدائے اِسْلَام میں جب صَدائے حَق بُلَند کرنے کو جُرْم سمجھا جاتا تھا تو بھی سرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ صِرف ہر ہر فرد تک نیکی کی دَعْوَت کے پیغام کو پہنچایا بلکہ کئی مواقع پر مُختَلِف قبائل کے جَمْع ہونے والے

[1] ......معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ ابراھیم، ۲/ ۹۴، حدیث: ۲۶۳۳

چیدہ چیدہ لوگوں کو بھی راہِ حق اپنانے کا دَرْس دیا۔ مثلاً اَیّامِ حج میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مَعْمُول تھا کہ اس مَوْقَع پر جَمْع ہونے والے قبائلِ عَرَب کے پاس جا جا کر اِسْلَام کی دَعْوَت دیتے جیسا کہ مروی ہے کہ جَمْرہ عَقَبہ[1] کے پاس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینۂ مُنَوَّرہ کے قبیلہ خَزْرَج کے کچھ لوگوں کو دَعْوَتِ اسلام دی اور قرآنِ کریم کی چند آیتیں تِلَاوَت فرمائیں تو وہ اِسْلَام لے آئے۔[2] اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس وَقْت عَرَب کے مَشْہُور بازاروں مثلاً ذُو الْمجاز[3] اور عُکاظ[4] وغیرہ میں بھی جا جا کر لوگوں کو نیکی کی دَعْوَت دیا کرتے تھے۔[5] طائف کا واقعہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا۔

تبلیغِ دین کے اس طریقے کو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری حَیات میں ہی نہیں بلکہ اس جہانِ فانی سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی جاری رکھا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کے دورِ حُکُومَت میں ایک بار حضرت سَیِّدُنا سُمَیر اَصبحی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی مدینہ شریف میں حاضِر ہوئے تو ایک شخص کے پاس بہت سے لوگوں کا ہجوم دیکھا، کسی سے پوچھا: یہ صاحِب کون ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ یہ حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ ہیں۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا سُمَیر اَصبحی عَلَیْہِ رَحمَۃُ

[1] ......... مِنٰی میں تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں جمرات کہتے ہیں، پہلے کا نام جَمْرَۃُ العَقَبة ہے۔ اسے بڑا شیطان بھی بولتے ہیں۔ دوسرے کو جَمْرَۃُ الْوُسْطٰی (منجھلا شیطان) اور تیسرے کو جَمْرَۃُ الْاُولٰی (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، اصطلاحات، ۱/ ۶۷)

[2] ......... شرح الزرقانی علی المواھب، تابع المقصد الاول، ذکر عرض المصطفی... الخ، ۲/۷۴ ملتقطًا

[3] ......... مسند احمد، مسند الانصار، احادیث رجال من... الخ، ۹/ ۴۶۷، حدیث: ۲۳۸۳۶

[4] ......... اسد الغابة، حرف الضاد، ۷۰۷۷-ضباعة بنت عامر، ۷/ ۱۷۶

[5] ......... شرح الزرقانی علی المواھب، تابع المقصد الاول، ذکر عرض المصطفی... الخ، ۲/ ۷۳

اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں ان کے قریب گیا تو سُنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ لوگوں کو حدیثِ پاک کا دَرْس دے رہے ہیں۔[1] اسی طرح جب حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے سُنّتوں کا درس عام کرنے کے لیے مدینۂ مُنَوَّرہ کی پُر بہار فضاؤں کو چھوڑ کر مُلکِ شام کا سَفَر اِخْتِیار کیا۔[2] تو روایات میں ہے کہ کئی بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے دِمَشْق کے لوگوں کو ایک مَقام پر جَمْع کیا اور پھر کھڑے ہو کر ان کو نیکی کی دَعْوَت پیش کی۔ مثلاً ایک بار جامِع مَسْجِد دِمَشْق کے باہَر کھڑے ہو کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے فرمایا: اے اَہْلِ دِمَشْق! تم سے پہلے بھی ایسے لوگ گزرے ہیں، جنہوں نے بَہُت مال جَمْع کیا، لمبی اُمّیدیں باندھیں اور مَضْبُوط عِمارتیں تعمیر کیں لیکن ان کے جَمْع شُدہ اَموال تباہ و برباد ہو گئے، ان کی اُمّیدیں خاک میں مل گئیں اور ان کے مَحَلّات اُن کی قبروں میں تبدیل ہو گئے۔[3]

## بزرگانِ دین کا عمل

صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد دیگر سَلَف صَالِحِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین نے بھی نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے کے لیے یہ طریقہ جاری رکھا اور سَفر ہو یا حَضَر؛ یہ نُفُوسِ قُدْسِیَّہ ہر حال میں لوگوں کو نُورِ عِلْم سے مُنَوَّر کرنے کا کوئی مَوْقَع ہاتھ سے نہ جانے دیتے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ آپ کو اس اُمَّت کا حِبْر یعنی بہُت بڑا عالِم کہا جاتا ہے۔ آپ مُخْتَلِف ممالک کا سَفَر کیا کرتے اور جہاں بھی قِیام فرماتے عِلْمِ دین سیکھنے

[1] ........ تنبیہ الغافلین، باب الاخلاص، ص ۶

[2] ........ تاریخ دمشق، ذکر من اسمہ عون، ۵۴۶۴-عویمر بن زید بن قیس، ۴۷/ ۱۳۵ ملتقطاً

[3] ........ تاریخ دمشق، ذکر من اسمہ عون، ۵۴۶۴-عویمر بن زید بن قیس، ۴۷/ ۱۳۲

کے لئے کثیر تعداد میں لوگ جَمْع ہو جاتے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَیُّوب سَخْتِیانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے تو حُصُولِ عِلْم کے لیے آپ کے پاس اتنے لوگ جَمْع ہو گئے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مکان کی چھت پر بیٹھنا پڑا۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بصرہ کے بازار میں تشریف لائے تو وہاں بھی جَمْع ہو جانے والے کثیر لوگوں میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِلْمِ دین کے بیش بہا موتی لُٹانے لگے۔[1]

**میٹھے میٹھے اِسْلَامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ ایک وَقْت تھا جب لوگوں میں عِلْمِ دین سیکھنے کا حد دَرْجہ جذبہ تھا اور وہ حُصُولِ عِلْمِ دین کے لیے ہر مُمْکِن کوشش کرتے نَظَر بھی آتے تھے، مگر اَفْسَوس! صد اَفْسَوس! آج ہماری حالَت یہ ہو چکی ہے کہ عِلْمِ دین سے دُوری کے سَبَب بحرِ عصیاں (گناہوں کے سمندر) میں غَرْق ہیں، ہماری مَساجِد ویران ہوتی جا رہی ہیں، ان میں عِلْمِ دِین کے حلقوں میں شِرْکَت تو کُجا نمازیوں کی تعداد بھی حد دَرْجہ کم ہو چکی ہے، ان حالات کے پیشِ نَظَر ضَرورت تھی کہ کوئی ایسا طریقہ اپنایا جائے، جس سے مسلمان نَماز اور عِلْمِ دین کے حلقوں میں شِرْکَت کے لیے مَساجِد کا رُخ کریں، چُنانْچِہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَسْجِد بھرو تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی **چوک دَرْس** کی صُورَت میں اس نیک مَقْصَد کے حُصُول کے لیے کوشاں ہے، **چوک دَرْس** ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک اَہَم مَدَنی کام ہے۔

---

[1] ...... حلیۃ الاولیاء، ۲۴۵-عکرمۃ مولی ابن عباس، ۳/ ۳۷۵ تا ۳۷۷، رقم: ۴۳۲۶، ۴۳۳۲، ۴۳۳۶ ملتقطًا

## چوک درس کیا ہے؟

مَسْجِد اور گھر کے عِلاوہ جس بھی مَقام (چوک، بازار، سکول، کالج، ادارے وغیرہ) پر جو مَدَنی دَرْس دیا جاتا ہے، اُسے دعوتِ اسلامی کی اِصْطِلَاح میں **چوک دَرْس** کہتے ہیں۔ جس کا **مَقْصَد** ایسے اَفراد تک نیکی کی دَعْوَت پہنچانا ہے، جو مَسَاجِد میں نہیں آتے تا کہ وہ بھی مَسْجِد میں آنے والے اور باجَمَاعَت نَماز پڑھنے والے بن جائیں اور دَعْوَتِ اِسْلَامی کا مَدَنی پیغام قبول کر کے راہِ سنّت پر گامزن ہو جائیں۔ **چوک دَرْس** کی ترغیب دلاتے ہوئے **شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **چوک دَرْس** دیں کہ اِس کی **بَرَکَت** سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو لوگ مَسْجِد نہیں آتے، وہ بھی نَماز پڑھنے آئیں گے۔[1]

## "نیکی کی دعوت" کے دس حروف کی نسبت سے چوک دَرْس کے ﴿10﴾ فوائد

### 1- خوب نیکیاں بڑھانے کا ذریعہ

**چوک دَرْس** دینا بھی نیکیاں بڑھانے کا ذریعہ ہے، کیونکہ دو عالَم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اِنَّ الدَّآلَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔ یعنی بے شک نیکی کی راہ دِکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔[2] مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: نیکی کرنے

---

[1] ........آف ائیر مدنی مذاکرہ، ۲۰ شوال المکرم، 16 اگست 2015

[2] ........ترمذی، ابواب العلم، باب ما جاء الدال علی الخیر... الخ، ص۶۲۸، حدیث: ۲۶۷۰ ملتقطًا

والا، کرانے والا، بتانے والا(اور) مشورہ دینے والا سب ثواب کے مُستَحِق (یعنی حق دار) ہیں۔[1] مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نِشان ہے: جو ہِدایت کی طرف بُلائے، اُس کو تمام عامِلین (یعنی عَمَل کرنے والوں) کی طرح ثواب ملے گا اور اس سے اُن (عَمَل کرنے والوں) کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا اور جو گمراہی کی طرف بُلائے تو اُس پر تمام پَیرَوِی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہو گا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔[2]

عطارؔ سے محبوب کی سُنَّت کی لے خدمت
ڈنکا یہ ترے دِین کا دُنیا میں بجا دے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## 2-نیکیوں پر اِستقامت کا ذریعہ

**چوک دَرس** نیکیوں پر اِستِقامَت کا بھی ایک ذریعہ ہے، جب بندہ کسی کو نیکی کی دَعْوَت دیتا ہے تو خود اس نیکی پر اِستِقامَت حاصِل کرنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے، بلکہ اگر کمزوری بھی ہو تو اس کے دُور ہونے کا اِمکان بھی ہوتا ہے، کسی بزرگ کے قول کا مَفْہُوم ہے کہ جس نیک کام پر اِستِقامَت مَقْصُود ہو اس کی دوسروں کو ترغیب دلائیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِستِقامَت نصیب ہو جائے گی۔

[1] ......... مراۃ المناجیح، علم کی کتاب، پہلی فصل، ۱/ ۱۹۴

[2] ......... مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ . . . الخ، ص ۱۰۳۲، حدیث: ۲۶۷۴

[3] ......... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۱۱۲

اِستقامت دِین پر مجھ کو عطا فرمایئے
یا رَسُوْلَ اللہ برائے آلِ یاسر یا نبی[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

## 3-بازار میں ذِکرُ اللہ کا ثواب

**چوک دَرْس** دینا ذِکرُ اللہ کی ہی ایک صُورَت ہے، جیسا کہ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَھلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِسْلَامی بھائیوں کو چاہئے کہ روزانہ کم سے کم 12 مِنَٹ بازار میں مَدَنی دَرْس دیں۔ جتنی دیر تک دَرْس دیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُتنی دیر تک کے لئے دیگر فضائل کے عِلاوہ اسے بازار میں ذِکرُ اللہ کرنے کا ثواب بھی حاصِل ہو گا۔[2] اور بازار میں ذِکرُ اللہ کی فضیلت کے مُتَعَلِّق سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَغْفِرَت نِشان ہے: بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنے والے کیلئے ہر بال کے بدلے قِیامت میں نور ہو گا۔[3] اور ایک رِوایَت میں ہے کہ جو شخص بازار میں داخِل ہوتے وَقْت یہ کلمات کہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کے ایک لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کیلئے جنّت میں گھر بناتا ہے۔[4] چُنَانْچِہ یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ عُمَر، سالِم بن عبد اللہ اور محمد

[1] ......... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۳۷۸

[2] .........غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۳۶

[3] .........شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/۴۱۲، حدیث: ۵۶۷ ملتقطًا

[4] .........ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاسواق ودخولھا، ص۳۵۷، حدیث: 2235

بن واسِع رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی صِرف ذِکْرُ اللّٰہ کی فضیلت پانے کیلئے بازار جایا کرتے تھے۔[1]

## 4-مساجد کی آباد کاری کاذریعہ

بد قسمتی کے ساتھ مسلمانوں کی غالِب اَکْثَرِیَّت مَسْجِد میں نہیں آتی، **چوک دَرْس** کی بَرَکت سے جب ان تک نیکی کی دَعْوَت پہنچے گی تو اُمّید ہے جو لوگ مَسْجِد میں نہیں آتے وہ نَماز پڑھنے لگیں گے اور اس طرح مَسْجِد میں نَمازیوں کی تعداد بڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَسْجِدیں بھی آباد ہوں گی۔

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مُصطفٰے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## 5-مشقّت زیادہ تو ثواب بھی زیادہ

**چوک دَرْس** میں چونکہ مَسْجِد دَرْس کی نِسْبَت مَشَقَّت زیادہ ہے، اس لیے اُمّید ہے کہ اس میں ثواب بھی زیادہ ہو گا۔ جیسا کہ ایک رِوایَت میں ہے کہ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَحْمَزُهَا۔ یعنی افضل ترین عِبَادَت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔[3] اور حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا میں جو عَمَل جتنا دُشْوار ہو گا، بروزِ قِیامَت میزانِ عَمَل میں وہ اُتنا ہی زیادہ وَزْن دار ہو گا۔[4]

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الخامس فی شفقة...الخ، ۲/ ۱۰۹

[2] ...... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۱۳۱

[3] ...... کشف الخفاء، حرف الهمزة مع الفاء، ۱/ ۱۴۱، حدیث: ۴۵۹

[4] ...... تذکرۃُ الاولیاء، باب یازدہم، ذکر ابراہیم بن ادہم، ۱/ ۹۵

## 6-صبر کا ثواب

**چوک دَرْس** میں بعض اَوقات لوگوں کو دَرْس کی طرف بُلاتے ہوئے نَفْس کو گِراں جُملے بھی سُننا پڑتے ہیں (مثلاً بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی کو چوک درس میں شرکت کی دعوت دی جائے تو اس طرح کے جوابات سُننے کو ملتے ہیں: ۞حضرت میرے پاس ابھی ٹائم نہیں ہے، کام کا وقت ہے، بعد میں سُن لیں گے ۞مولانا ہمیں پتہ ہے نماز پڑھنی ہوتی ہے، ہمیں سب کچھ آتا ہے، آپ کسی اور کو درس دیں ۞بھیّا! نظر نہیں آتا، دُکانداری کا وقت ہے، اس وقت درس کیسے سُنیں، جب ہم فارغ ہوں گے، پھر سُنیں گے وغیرہ)، اگر مُبَلِّغ حُسْنِ اَخلاق سے اس وَقْت صَبْر سے کام لے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صَبْر کا عظیم ثواب پائے گا۔

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صبر کر
مت جھگڑ، مت بُڑبُڑا، پا اَجر ربّ سے صبر کر [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## 7-سلام کی سُنّت کو عام کرنے کا ذریعہ

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! چوک دَرْس** سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سلام والی پیاری پیاری سنّت کو عام کرنے کا بھی ذَرِیْعَہ ہے اور وہ یوں کہ جب کسی بارونق مَقام پر **چوک دَرْس** کی ترکیب بنائی جاتی ہے تو چوک دَرْس سے قبل، درس میں شِرْکَت کے لیے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مسلمانوں کو سلام، اِخْتِتامِ دَرْس پر شُرَکائے دَرْس کو بَاہم سَلام و مُصَافحہ والی سنّت پر عَمَل کے ثواب کے ساتھ ساتھ بازار میں سلام کرنے کے

---

[1] ......وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۶۹۴

فضائل وبرکات بھی حاصِل ہوتے ہیں۔

زمانے بھر میں مچا دیں گے دھوم سنّت کی
اگر کرم نے ترے ساتھ دیدیا یارب ![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کو سلام کرنے سے آپَس میں مَحبَّت بڑھتی ہے۔ چُنانچِہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عَمَل کرو تو تمہارے درمیان مَحبَّت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپَس میں سلام کو عام کرو۔[2] چُنانچِہ بعض صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان صِرف مسلمانوں کو سلام کرنے والی سُنّت پر عَمَل کی غَرَض سے بازار جایا کرتے تھے جیسا کہ مَرْوِی ہے حضرت سَیِّدُنا طُفیل بن اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ جب حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہُمَا کے پاس جاتے تو وہ ان کو ساتھ لے کر بازار کی طرف چل پڑتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ جس رَدِّی فروش، دُکان دار یا مسکین کے پاس سے گزرتے تو اُس کو سَلام کہتے۔ حضرت سَیِّدُنا طُفَیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کہتے ہیں: ایک دِن میں ان کے پاس گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ نے مجھے بازار چلنے کو کہا، میں نے عَرض کی: بازار جا کر کیا کریں گے؟ وہاں آپ نہ تو خریداری کے لئے رُکتے ہیں نہ سامان کے مُتَعَلِّق پوچھتے ہیں نہ بھاؤ کرتے ہیں اور نہ ہی بازار کی مَجلِس میں بیٹھتے ہیں، میری تو گُزارِش یہ ہے کہ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں،

---

[1] ......... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۸۸

[2] .........مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان لا یدخل الجنة...الخ، ص۴۴، حدیث: ۵۴

ہم باتیں کریں گے۔ فرمایا: ہم صِرف سَلام کی غَرَض سے جاتے ہیں اور جس سے ملتے ہیں اُس کو سلام کہتے ہیں۔ [1]

## 8-دعوتِ اسلامی کا تعارُف وتشہیر

**چوک دَرْس** دَعْوَتِ اسلامی کے تعارُف و تشہیر اور نیک نامی کا بھی ایک بہترین ذَرِیْعہ ہے، کیونکہ اس طرح بازار سے تَعَلُّق رکھنے والے کئی عاشِقانِ رسول تک دَعْوَتِ اِسْلَامی کا مَدَنی پیغام پہنچنے سے دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی مَقْصَد کا تعارُف ہو گا، ہو سکتا ہے کہ اس **چوک دَرْس** کی بَرَکت سے کوئی عاشِقِ رَسول، اس مَدَنی مَقْصَد کو اپنی زِنْدَگی میں عملی طور پر نافِذ کرنے کے لیے کمربستہ ہو جائے، وہ مَدَنی مَقْصَد کیا ہے: "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ- اِس طرح دَعْوَتِ اِسْلَامی سے مَحبَّت کرنے والوں کی تعداد میں نہ صِرف خاطر خواہ اِضافہ ہو گا بلکہ تھوڑی سی انفرادی کوشش سے دیگر مَدَنی کاموں کے لیے بھی اسلامی بھائی تیّار ہو جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

## 9-امیرِ اہلسنّت کی دُعائیں لینے کا ذریعہ

**میٹھے میٹھے اِسْلَامی بھائیو!** مَدَنی دَرْس (فیضانِ سنّت کا دَرْس) دینے والے اسلامی بھائیوں کو شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی دُعاؤں سے بھی نوازتے ہیں، چُنَانْچِہ دَعْوَتِ اِسْلَامی کے اِشَاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطْبُوعَہ 504 صَفْحات پر مُشْتَمِل کِتاب **غیبت کی تباہ کاریاں** صَفْحَہ 136 پر تحریر فرماتے ہیں: فیضانِ سنَّت کے دَرْس کی بھی کیا خوب مَدَنی بہاریں ہیں، کاش! اِسْلَامی بھائی مَسْجِد، گھر، بازار، چوک، دُکان وغیرہ میں اور

---

[1] ......موطا امام مالک، کتاب السلام، باب جامع السلام، ص۵۰۷، حدیث: ۱۸۴۴

اِسلامی بہنیں گھر میں روزانہ ۲ دو دَرس دینے یا سننے کا مَعْمُول بنا کر خُوب خُوب ثواب لُوٹیں اور ساتھ ہی ساتھ اِس دُعائے عطّار کے بھی حق دار بن جائیں: یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ! جو اِسلامی بھائی یا اِسلامی بہن روزانہ ۲ دو دَرس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اِکٹھا رکھ۔

جو دے روز ۲ دو "درسِ فیضانِ سنّت" میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ [۱]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## درس کے تین ۳ حروف کی نسبت سے درس دینے کے 3 فضائل

(1) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ [۲]

(2) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو ترو تازہ رکھے جو میری حدیث سُنے، اسے یاد رکھے اور دُوسروں تک پہنچائے۔ [۳]

(3) حضرتِ سیِّدُنا اِدریس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُبارَک نام کی ایک حِکْمَت یہ بھی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ صَحیفوں کی کَثْرَت سے دَرْس و تدریس فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام ہی اِدْرِیس ہو گیا۔ [۴]

[۱] ...... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۳۶۹

[۲] ...... جامع صغیر، حرف المیم، ص۵۱۰، حدیث: ۸۳۶۳

[۳] ...... ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی الحث... الخ، ص۶۲۶، حدیث: ۲۶۵۶

[۴] ...... تفسیر کبیر، پ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۵۶، ۷/۵۵۰

# ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم“ کے اُنّیس حُرُوف کی نِسْبَت سے چوک درس دینے کے ﴿19﴾ مدنی پھول

﴿1﴾ ☜ **چوک دَرْس** ایک ہی مَقام پر وَقْت مُقرَّر کر کے دِیا جائے، بلکہ **چوک دَرْس** کے لئے ایسی جگہ اور وَقْت مُنْتَخَب کیجئے، جس میں زِیادہ سے زِیادہ اسلامی بھائی شریک ہو سکیں۔ (اگر نگرانِ حلقہ / ذیلی حلقہ مُشاوَرت کے مشورے سے مَقام طے کریں تو مدینہ مدینہ)

﴿2﴾ ☜ **چوک دَرْس** اَذان سے پہلے دیا جائے۔ ﴿چوک دَرْس کے شُرَکا کی سُہُولت کے پیشِ نَظر (یعنی جس وَقْت زِیادہ سے زِیادہ عاشِقانِ رَسول کی دَرْس میں شِرْکَت ہو سکے) کسی بھی نَماز سے قبل چوک دَرْس دِیا جاسکتا ہے، بِالْخُصُوص بازار / مارکیٹ میں چوک دَرْس غالباً ظہر / عَصْر کی نَماز سے قبل بہتر ہے، البتہ دورانِ مَدَنی قافِلہ مَدَنی قافلے کے جَدْوَل کے مُطابِق ہی چوک دَرْس دیا جائے﴾

﴿3﴾ ☜ **چوک دَرْس** شُروع ہونے سے پہلے خَیْر خَواہ اِسْلَامی بھائی قُرب و جوار میں مَوجُود اِسْلَامی بھائیوں اور راہ گیروں کو جَمْع کر لیں۔

﴿4﴾ ☜ آواز زیادہ بُلند ہو نہ بِالْکُل آہِسْتَہ، حَتَّی الْاِمْکَان اتنی آواز سے دَرْس دیجئے کہ حاضِرین سُن سکیں۔

﴿5﴾ ☜ دَرْس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دِھیمے انداز میں دیجئے۔

﴿6﴾ ☜ جو کچھ دَرْس دینا ہے، پہلے اُس کا کم از کم ایک بار مُطالَعَہ کر لیجئے تا کہ غَلَطِیاں نہ ہوں۔

﴿7﴾ ☜ مُعَرَّب اَلفاظ (یعنی جن لفظوں پر زبر، زیر اور پیش وغیرہ لکھا ہوا ہے، ان کو) اِعراب کے مُطابِق ہی اَدا کیجئے، اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تَلَفُّظ کی دُرُست اَدائیگی کی عادَت بنے گی۔

﴿8﴾ ☜ حمد و صلوٰۃ، دُرُود و سلام کے چاروں صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالِم یا قاری کو ضَرور سنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سُنالیں، اکیلے میں اپنے طور پر بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿9﴾ ☜ **چوک دَرْس** کا دورانیہ 7 منٹ ہونا چاہئے۔

﴿10﴾ ☜ **چوک دَرْس** کے بعد تمام شُرَکائے دَرْس سے خَندہ پیشانی سے مُصَافَحہ کی ترکیب کی جائے اور مُلاقات کر کے باجَماعَت نَماز ادا کرنے کی ترغیب دلائی جائے۔

﴿11﴾ ☜ جو اِسلامی بھائی نَمازِ باجَماعَت کے لئے تیّار ہوں، اُن کو اپنے ساتھ ہی مَسْجِد میں لے جائیں۔

﴿12﴾ ☜ **چوک دَرْس** میں حُقُوقِ عامّہ کا خَیال رکھئے، مثلاً ٹریفک، راہ چلنے والے مسلمانوں اور مویشیوں وغیرہ کا راستہ روکے بغیر **چوک دَرْس** کی ترکیب بنائی جائے۔

﴿13﴾ ☜ **چوک دَرْس** میں دَعْوَتِ اِسلَامی کا تَعارُف اور ہفتہ وار اجتماع اور مدنی مُذاکرے کی دَعْوَت بھی دی جائے۔

﴿14﴾ ☜ **چوک دَرْس** کے دوران اَذان شروع ہو جانے پر خاموش ہو جائیے اور اَذان کا جواب دیجئے۔ اس دوران اِشارے سے گفتگو اور دیگر کاموں وغیرہ سے بھی اِجْتِنَاب کیجئے (اَذان واِقَامت کے وَقْت ہمیشہ اِسی طرح اِہتِمام فرمائیے)

﴿15﴾ **چوک دَرْس** کے دوران اگر اَذان ہو جائے تو دَرْس دینے والے اسلامی بھائی شُرکائے دَرْس کو ساتھ لاکر مَسْجِد میں مع سُنّتِ قَبلِیّہ پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ خُشُوع و خُضُوع کی سَعْی (کوشش) کرتے ہوئے باجَماعَت نَماز ادا کریں۔

﴿16﴾ خود بھی باجَماعَت نَماز ادا کرنا اور **چوک دَرْس** کے شرکا کو بھی ترغیب دلا کر مَسْجِد میں لانا گویا **چوک دَرْس** کی کمائی ہے۔

(مَدَنی قافلے میں چوک دَرْس دینے کے مدنی پھول)

﴿17﴾ مَدَنی قافلے کے جَدْوَل کے دوران **دَرْس** اُسی **چوک** میں دِیا جائے، جو اُس مَسْجِد سے قریب ہو جہاں مَدَنی قَافِلہ ٹھہرا ہوا ہو۔

﴿18﴾ مَدَنی قافلے کے جَدْوَل کے دوران **چوک دَرْس** کے آخر میں اپنے مَدَنی قافلے کا تَعارُف ضَرور کروایا جائے، پھر جس مَسْجِد میں مَدَنی قَافِلہ ٹھہرا ہوا ہو، اِسلامی بھائیوں کو اُسی مَسْجِد میں ظُہر کی نَماز باجَماعَت ادا کرنے، مَدَنی قافلے کے جَدْوَل میں سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں شِرْکَت کرنے اور مدنی قافلے والوں سے آکر ملاقات کی دَعْوَت دی جائے۔

﴿19﴾ ہر مُبَلِّغ کو چاہیے[1] کہ وہ دَرْس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اِختِتامی دُعا زَبانی یاد کرلے۔

[1] ........ میٹھے میٹھے اِسلَامی بھائیو! ہر وہ اِسلَامی بھائی جو کسی مَجْمَع میں دَرْس و بیان کرنے لگے تو اسے چاہئے کہ وہ ان تمام باتوں کو بھی پیشِ نَظر رکھے جن کا کسی مُبَلِّغ میں پایا جانا بے حد ضَروری ہے۔ چُنَانْچِہ تفصیل کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطْبُوعَہ کُتُب ”انفرادی کوشش مع 25 حکایاتِ عطاریہ“ اور ”صحابی کی انفرادی کوشش“ کا مُطَالَعَہ کیجئے۔

## چوک دَرْس دینے کا طریقہ

**چوک دَرْس** کی اِبْتِدا اس طرح کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اِس کے بعد اِس طرح دُرُود و سلام پڑھائیے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

پھر اس طرح کہئے:

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** نگاہیں نیچی کئے تَوَجُّہ کے ساتھ رضائے اِلٰہی کے لیے عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کی نیّت سے دَرْس [1] سنئے کہ لاپَرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، لِباس، بدَن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سننے سے اس کی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ کہنے کے بعد دیکھ کر دُرُود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے، وُہی پڑھ کر سنائیے۔ آیات و عَرَبی عِبارات کا صِرْف ترجَمہ پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہر گز خُلاصہ مت کیجئے۔

## دَرْس کے آخِر میں اِس طرح ترغیب دلائیے!

(ہر مُبلّغ کو چاہئے کہ زَبانی یاد کرلے اور دَرْس و بیان کے آخِر میں بِلا کمی و بیشی اِسی طرح ترغیب

[1] ...... فیضانِ سُنّت کے عِلاوہ اَمیرِ اَھلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کسی رِسالے سے بھی دَرْس ہو سکتا ہے، جس رِسالے یا کتاب سے دَرْس دیں، اُس کا نام لیں۔

دلایا کرے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بَکَثْرَت سُنَّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ ہر جمعرات کو مَغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دَعْوَتِ اِسْلَامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِمَاع میں رِضائے اِلٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیتّوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلْتِجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے لئے سَفَر اور روزانہ فِکْرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنْعَامَات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی یکم تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمْع کروانے کا مَعْمُول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نَفْرت کرنے اور اِیمان کی حِفَاظَت کے لئے کُڑھنے کا ذِہْن بنے گا۔ ہر اِسْلَامی بھائی اپنا یہ ذِہْن بنائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

اپنی اِصلاح کی کوشِش کے لئے مَدَنی اِنْعَامَات پر عَمَل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لئے مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوت اسلامی تری دُھوم مچی ہو [1]

**اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**آخر میں** خُشُوع و خُضُوع (خُشُوع یعنی بدَن کی عاجزی اور خُضُوع یعنی دل و دماغ کی حاضِری) کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بِلا کمی و بیشی اس طرح دُعا مانگئے:

[1] ........ وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۳۱۵

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

یا رَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! بطفیلِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مَغْفِرَت فرما۔ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دَرْس کی غَلَطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، نیک عَمَل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیز گار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا اور اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُخْلِص عاشِق بنا۔ ہمیں گُناہوں کی بیماریوں سے شِفا عطا فرما۔ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مَدَنی اِنْعامات پر عَمَل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنے اور اِنْفِرادِی کوشش کے ذَرِیعے دوسروں کو بھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دِلوانے کا جذبہ عَطا فرما۔ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضداریوں، بے روزگاریوں، بے اولادیوں، بے جا مقدّمے بازیوں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عَطا فرما۔ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِسْلَام کا بول بالا کر اور دُشمنانِ اِسلام کا منہ کالا کر۔ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی ماحول میں اِسْتِقامَت عَطا فرما۔ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زیرِ گنبدِ خَضْرا جَلْوَۂ مَحْبُوب میں شَہادَت، جَنَّتُ الْبَقِیع میں مَدْفَن اور جَنَّتُ الْفِرْدَوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری جائز دُعائیں قبول فرما۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے
کردے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی [1]

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[1] ......... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۹۶

شِعر کے بعد یہ آیتِ مُبارکہ پڑھئے: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں تو پھر پڑھئے: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَۚ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَۚ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۠ ﴿۱۸۲﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۸۰تا ۱۸۲)

دَرس کی کمائی پانے کے لیے خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اِسلامی بھائیوں کو اپنے قریب کر لیجئے اور انفِرادی کوشش کے ذریعے انہیں مَدَنی اِنْعامات اور مَدَنی قافِلوں کی بَرَکتیں سمجھائیے۔

تمہیں اے مُبلِّغ! یہ میری دُعا ہے
کیے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ[1]

**دُعائے عطّار: یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری اور پابندی کے ساتھ روزانہ کم از کم دو[2] دَرس ایک گھر میں اور دوسرا مَسجِد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مَغْفِرَت فرما اور ہمیں حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنا۔[2] اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## چوک دَرس کی مَدَنی بہار

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تَبْلِیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعوتِ اِسلامی کے تحت گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کو عام کرنے کے لیے مَساجِد

[1] ........ وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۳۷۱

[2] ........ نیکی کی دعوت، ص۶۰۴ تا ۶۰۷

میں دَرْس وبیان وہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع ودیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ بازاروں، اسکولز، کالجز ودیگر اداروں ومُختَلِف مَقامات پر **چوک دَرْس** میں شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شُہرۂ آفاق تالیف **فیضانِ سنّت** اور اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دِیگر کُتُب ورَسائِل (جن سے دَرْس دینے کی مَرْکَزِی مَجْلِسِ شُورٰی کی طرف سے اِجازَت ہے) سے دَرْس کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَرْسِ فیضانِ سنّت کی بَرَکَت سے اِصلاحِ اُمّت کا عظیم کام روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اس کی بَرَکت سے بے شُمار لوگوں کو راہِ ہِدایَت نصیب ہوئی، کل تک جو دِین کی بُنیادی مَعْلُومات سے بھی نابَلَد (یعنی ناواقف) تھے عِلْمِ دین سے واقِف ہونے کے ساتھ ساتھ فرائض عُلوم تک سیکھنے سکھانے والے بن گئے، عَمَل کے جذبے سے عاری لوگ نَمازی وپرہیز گار بن گئے، حُبِّ دُنیا میں غَرْق مَحبَّتِ اِلٰہی سے سَرشار اور عِشْقِ نبی کے اسیر ہوگئے۔ کل تک جو فِلموں ڈراموں اور موسیقی کے دِلدادہ اور سینما گھروں کی زِیْنَت بنے رہتے تھے، آج وہ باحیا ہونے کے ساتھ ساتھ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں کے پیکر بن گئے۔ ہوٹلوں میں گھنٹوں بیٹھ کر فلمیں ڈرامے دیکھ کر زِنْدَگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کرنے والے مَساجِد میں اپنے شب روز بَسَر کرنے لگے۔ آیئے ترغیب کیلئے **چوک دَرْس** کی ایک مَدَنی بَہار مُلاحَظہ کیجئے کہ چوک دَرْس کی بَرَکَت سے کس طرح ایک نوجوان کی گُناہوں بھری زِنْدَگی میں مَدَنی اِنْقِلاب آیا۔ چنانچہ،

## ہوٹل کی زینت بننے والا نوجوان

زم زم نگر(حیدرآباد، بابُ الاسلام، سندھ) کے علاقے لطیف آباد کے یونٹ نمبر 8 بلاک B کے مُقیم اسلامی بھائی اپناواقعہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں: میں گُناہوں میں اس قَدْر گھر اہوا تھا کہ مجھے اپنی زِندگی کے بیش قیمت لَمحات کے برباد ہونے کا اِحْساس تک نہ تھا، حَسْبِ مَعْمُول اس دن بھی میں ہوٹل میں مَوجُود تھا اور دوسرے لوگوں کی طرح چائے کے بہانے اِنْہِماک سے ٹی وی پر چلنے والے فِلْمی مناظِر میں کھویا ہوا تھا کہ اتنے میں سَبْز سَبْز عِمَامَہ کا تاج سجائے سُنّتوں بھرے لِباس میں مَلْبُوس ایک اِسْلَامی بھائی حَیا سے نِگاہیں جُھکائے، باوَقار انداز میں چلتے ہوئے میرے قریب آئے اور گرمجوشی سے مُصَافَحہ کرنے کے بعد کہنے لگے: **پیارے بھائی باہَر چوک دَرْس کی ترکیب ہے۔ آپ چند مِنٹ عِنَایَت فرمادیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیوں کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔** میں ان کی خوش اَخلاقی و ملنساری سے مُتَاَثِّر ہو کر ہاتھوں ہاتھ ان کے ساتھ چل پڑا۔ ہوٹل کے باہَر ایک اِسْلَامی بھائی فیضانِ سنّت سے دَرْس دے رہے تھے، دوسرے اسلامی بھائیوں کی طرح میں بھی دَرْس سننے میں مَصْرُوف ہو گیا، دَرْس سُن کر میرا دِل چوٹ کھا گیا، چند لمحوں کے لئے میں سوچ کے گہرے سَمُنْدر میں ڈُوب گیا اور مجھے اِحْساس ہوا کہ میں نے اپنی زِنْدَگی کے اَنْمَول ہیروں کو یونہی **غَفْلَت** میں گنوا دیا، خیر بَقِیَّہ گھڑیوں کو غنیمت جانتے ہوئے میں نے صِدْقِ دِل سے توبہ کی اور اِسْلَامی بھائیوں کی صُحْبَت اِخْتِیار کر لی، جس کی بَدَوْلَت

کبھی سنّتوں بھرے اِجتِماع میں شِرکت کی سَعادت تو کبھی مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سَفَر نصیب ہونے لگا۔ رَفتہ رَفتہ میں مَدَنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا، بالآخر ہوٹلوں کی زِینت بننے والا نوجوان **چوک دَرس** کی بَرَکت سے آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کے ساتھ مَسْجِد میں رات بَسَر کرنے والا بن گیا۔[1]

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دِیا دیکھو
اُجالا ہی اُجالا کر دیا دیکھو

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

| کتاب | مطبوعہ | کتاب | مطبوعہ |
|---|---|---|---|
| قرآن مجید | ۞۞۞۞۞۞ | احیاء علوم الدین | دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء |
| التفسیر الکبیر | دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۹ھ | غیبت کی تباہ کاریاں | مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ |
| صحیح البخاری | دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ | تذکرۃ الاولیاء | انتشارات گنجینہ ۱۳۷۹ھ |
| صحیح مسلم | دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء | شرح الزرقانی علی المواھب | دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ |
| سنن الترمذی | دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء | البدایۃ والنہایۃ | دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۶ھ |
| سنن ابن ماجۃ | دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء | تاریخ مدینہ دمشق | دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ |
| مسند احمد | دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ | اسد الغابۃ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ |
| المعجم الاوسط | دار الفکر عمان ۱۴۲۰ھ | نیکی کی دعوت | مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ |

[1] ........ (رسالہ) میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا، ص ۱۲

| مؤطا امام مالك | دار المعرفة بیروت ۱۴۳۳ھ | گلدستہ درود و سلام | //، ۱۴۳۵ھ |
|---|---|---|---|
| شعب الايمان | دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۹ھ | میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ | مكتبة المدينه، باب المدينه کراچی |
| كشف الخفاء | دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۲ھ | حدائق بخشش | //، ۱۴۳۳ھ |
| موسوعة ابن ابی دنيا | المكتبة العصرية بيروت ۱۴۲۹ھ | سامان بخشش | شبیر برادرز لاهور ۱۴۳۲ھ |
| الجامع الصغير | دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۳۳ھ | وسائل بخشش (مرمم) | مكتبة المدينه، باب المدينه کراچی ۱۴۳۶ھ |
| حلية الاولياء | دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۷ھ | شاہنامہ اسلام مکمل | الحمد پبلی کیشنز 2006ء |
| مرآة المناجيح | نعیمی کتب خانہ گجرات | فیروز اللغات جامع | فیروز سنز لمیٹڈ لاهور 2005ء |
| بہار شریعت | مكتبة المدينه، باب المدينه کراچی ۱۴۳۵ھ | آن لائن اردو لغت | اردو دائرہ معارف العلوم |
| تنبيه الغافلين | دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۳۰ھ | | |

## قبولیتِ دُعا کا راز

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حلال کمائی سے عِبادات میں لذّت، دِل میں بیداری، آنکھوں میں تَری، دُعا میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ جو بندہ مَقْبولُ الدُّعا بننا چاہے وہ اَکْلِ حلال اور صِدْقِ مَقال یعنی غذا حلال اور سچی زبان رکھے، حلال کمائی وہ جو حلال ذریعوں سے آئے۔

(مرأة المناجیح، ۷/ ۹۵)

۳۲

چوک درس

فہرست





www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

**میرا مَدَنی مقصد:** ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
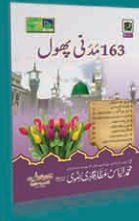
ISBN 978-969-631-792-0
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net